

پیش لفظ

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی علم و ادب کا گھوارہ ہے۔ عرصہ آٹھ سال سے اس عظیم علمی درس گاہ سے وابستگی میرے جیسے کم علم شخص کے لیے اعزاز سے کم نہیں۔ اس طویل عرصہ کو اگر ادب اور روحانیت کی نگاہ سے دیکھا جائے تو یہ میری زندگی کا چھوٹا سا نکلا ہے جو خوشنگوار لمحات پر مشتمل ہے۔ ان بیتے لمحات میں میرے ہم جماعت طالب علموں سے خوش پیاس، اپنے اساتذہ کے ساتھ گزرے محبت اور شفقت بھرے لمحات اور یونیورسٹی انتظامیہ کا پیار بھرا رویہ بھی شامل ہے۔

میرا یہ مقالہ ”اُردو سفرناموں چینی تہذیب و ثقافت کے عناصر“ ایم۔ فل کی ڈگری کے حصول کی کاوش ہے۔ یہ مقالہ تین ابواب پر مشتمل ہے۔

باب اول ”اُردو سفرنامے کی روایت“ اس باب میں اُردو سفرنامے کی تعریف، سفرنامے کافن اور روایت ۱۸۲۸ء تا ۲۰۱۹ء تک کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اُردو سفرنامے کی روایت کا آغاز ۱۸۲۷ء میں یوسف خاں کمبل پوش کے سفرنامے ”عجائب فرنگ“ سے ہوا۔ سر سید احمد خاں، مولانا محمد حسین آزاد اور مولانا شبلی نعمانی نے سفرنامے کی روایت کو جلا بخشی۔ اس عہد کے اُردو سفرناموں کی تعداد بہت کم ہے مگر جو سفرنامے لکھے گئے ہیں وہ انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔

بیسویں صدی میں سفرنامے کی روایت میں اضافہ ہوا اور کئی اچھے سفر لکھے گئے۔ محمود نظامی، بیگم اختر، ریاض الدین، جمیل الدین عالی اور مستنصر حسین تارڑ جیسے سفرنامہ نگاروں نے سفرنامے لکھے اور سفرنامہ بطور فن پہنچنے لگا۔

اکیسویں صدی عیسوی اُردو سفرنامے کے لئے انتہائی اہم ہے۔ اس عہد میں کئی ایک ایسے سفرنامہ نگار ہیں جنہوں نے تسلسل کے ساتھ سفرنامے لکھے۔ آج جب دُنیا سمٹ کر رہ گئی ہے تو ایسے ماہول میں سفرنامہ لکھنا آسان ہو گیا ہے۔ بڑی تعداد میں ادب سے تعلق رکھنے والے لوگ سفر کرنے کے بعد اپنی ذات پر بیتے لمحات کا ذکر کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ اس لئے سفرنامہ کی صورت میں اپنے خیالات و جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔ آغا سلمان باقر،

قریلی عباس اور مستنصر حسین تاریخیے لوگ سفرنامے کی روایت کو مسلسل بڑھاتے چلے جا رہے ہیں۔

باب دوم ”چین کی تہذیب و ثقافت“ کے عنوان پر مشتمل ہے۔ اس باب میں چین کی تہذیب و ثقافت، معاشرت، رسوم و رواج، لباس، خوراک، مہمان نوازی، شادی بیاہ، چینی ایجادات، ادب و فنون لطیفہ اور چین کے محفوظ ترین ماضی پر روشنی ڈالی ہے۔

باب سوم ”اُردو سفرناموں میں چینی تہذیب و ثقافت کے عناصر: تحریکی مطالعہ“ کے عنوان سے تحریر کیا گیا ہے جس میں چین پر لکھے گئے سفرناموں کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے اور کوشش کی ہے کہ ہر لحاظ سے چین کی تہذیب و ثقافت کو اجاگر کیا جاسکے۔ چین پر لکھے گئے سفرناموں کی طویل فہرست ہے اور تمام سفرناموں میں اچھی طرح سے چین کی تہذیب و ثقافت کو بیان کیا گیا ہے۔ میں نے کوشش کی ہے اور ان تمام سفرناموں کا بنظر غائر جائزہ یا ہے۔

مقالے کے آخر میں ان تمام کتب، رسائل اور انٹرنیٹ کے حوالہ جات کا اندرجہ کیا ہے جن سے مقالہ کی تحریر کے دوران استفادہ کیا گیا۔

اس مقالے کو تحریر کرتے ہوئے میں نے حتی المقدور کوشش کی ہے کہ چین کی تہذیب و ثقافت کو اُردو سفرنامے کے تناظر میں بیان کروں اور اس کا کوئی بھی پہلو نظرؤں سے اجھل نہ رہے۔ مگر تحقیق میں کبھی بھی حرفي آخرنہیں ہوتا۔ اس لئے اگر کہیں کوئی کمی بیشی رہ گئی ہو تو طالب علمانہ کاوش سمجھ کر نظر انداز کیا جائے۔ مقالے کی تکمیل پر سب سے پہلے میں رب کریم کی ذات با برکت کا شکر گزار ہوں جس کی توفیق اور عطا کے بغیر کوئی بھی کام پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا۔

صدر شعبۃ اُردو ڈاکٹر خالد محمود سنجرانی صاحب کا ممنون ہوں جنہوں نے ہمیشہ مشفقاتہ انداز میں تربیت کی اور ہمت و حوصلہ ہمیشہ بلند رکھنے کا عزم دلایا۔ شعبۃ اُردو کے دیگر تمام اساتذہ کا شکر گزار ہوں جن کی رفاقت محنت کرنے کا جذبہ دلاتی ہے اور ہم ان کی محبتوں سے مستفید ہوتے ہیں۔

مقالے کی نگران ڈاکٹر الماس خانم کا تہہ دل سے شکر یہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے نہایت شفقت اور محبت کے ساتھ میری راہنمائی کی اور تحقیق جیسے کٹھن کام کو میرے لئے سہل کر دیا۔ انہوں نے مقالے کے تمام مرحل میں میری بھروسہ معاونت کی اور خلوصِ دل کے ساتھ میری راہنمائی کی۔ دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ خوش و خرم رکھے اور علم و ادب کی بلند یوں پر فائز کرے۔